قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 18نومبر 2020ء | 02 ربیع الثانی 1442ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:273

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ

(سورۃ البقرہ:283)

ترجمہ:اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

’’ہماری تمدنی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ آپس کا لین دین کا معاملہ ہے۔ انسان کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ لیکن یہی لین دین جب قرض کی صورت میں ہو تو بے انتہاء معاشرتی مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ بھائیوں بھائیوں کی رنجشیں ہو جاتی ہیں، دوستوں کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہو جاتے ہیں اور جب بڑے بڑے پیمانے پر کاروباری اداروں اور بنکوں سے قرض لئے جاتے ہیں تو بعض دفعہ سب کچھ لٹنے اور ذلت و رسوائی تک نوبت آ جاتی ہے۔

تو ایک مومن کو، ایسے شخص کو جو خدا تعالیٰ کا عبد کہلانے کا دعویٰ رکھتا ہے، معاشرے کی اس برائی سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور پھر طریق بھی فرما دیا کہ کس طرح لڑائی جھگڑوں اور ذلت و رسوائی کی باتوں سے بچا جا سکتا ہے، اسلام نے قرض دینے والوں کو بھی بتا دیا کہ کس طرح قرض دینے کے بعد واپس لینے کا تقاضا کرنا ہے اور لینے والوں کو بھی بتا دیا کہ تم نے کس طرح حسن ادائیگی کی طرف توجہ دیتے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنا ہے یا اپنا مقام بلند کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اتنی گہرائی میں جا کر انسانی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے لین دین جو قرض کی صورت میں ہو اس کا حساب رکھنے کا طریق سکھایا ہے کہ اگر نیت نیک ہو تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ فریقین کو کسی بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اب یہ دیکھیں کتنا خوبصورت حکم ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بڑا اعتبار ہے، کیا ضرورت ہے لکھنے کی، ہم تو بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ بے اعتباری ہے اس طرح سے تو ہمارے اندر دُوری پیدا ہو گی اور ہمارے اندر رنجشیں بڑھیں گی۔ اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہوں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اگر تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اگر تعلقات خراب ہوں گے تو تب ہوں گے جب قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے نہ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- حادثہ اندر ہی اندر ہو گیا(منظوم)
- آنحضور ﷺ کی بچوں کو نصائح
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- اسوگ اور لندن

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے تقاضا کیا اور شدت سے کام لیا، سختی سے بات کی تو صحابہؓ نے اس کو مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو صاحب حق ہے۔ اس کو کہنے کا حق ہے پھر فرمایا اس کے اونٹ کی مانند اس کو اونٹ دے دو تو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کو وہی دے دو، تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں بہترین انداز اپناتا ہے۔

(بخاری کتاب الوکالۃ باب الوکالۃ فی قضاء الدیون)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو جنت میں داخل کیا جو خریدتے وقت اور بیچتے وقت قرض دیتے وقت اور قرض کا تقاضا کرتے وقت آسانی پیدا کرتا تھا۔

(سنن نسائی کتاب البیوع باب حسن المعاملۃ والرفق فی المطالبۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگدست مقروض کو قرضہ کی ادائیگی میں مہلت دی یا معاف کر دیا تو قیامت کے دن جب اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب البیوع ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

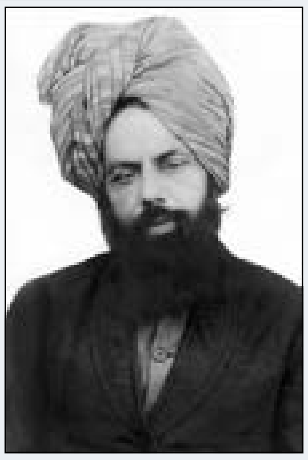

شرع میں سود کی تعریف

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’شرع میں سود کی یہ تعریف ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آوے گی وہ سود کہلاوے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا کہ سود ہے تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے، وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ (نہ) دے دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اپنی خواہش نہ ہو خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے وہ سود میں داخل نہیں ہے۔‘‘

(بحوالہ ملفوظات جلد 3 صفحہ 166-167 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

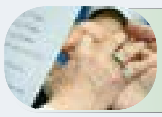

مومنین کی شان یہ ہے کہ فتنے سے بچیں

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر ایک مومن کی نشانی یہ بتائی کہ اِنَّمَا کَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا۔ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (النور: 52) مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی ہیں جو مراد پانے والے ہیں۔ اللہ اور رسول کی کامل اطاعت تبھی ہو گی جب ان تمام احکامات کی پیروی ہو گی جو اللہ اور رسول نے دیئے ہیں۔صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی کافی نہیں۔مثلاً اہم معاملات میں جو مسائل اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اُن میں بھی اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ میرے امیر کی اور نظام کی اطاعت کرو۔ اس کی پوری پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوۡکَ فِیۡمَا شَجَرَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ لَا یَجِدُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیۡتَ وَیُسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا (النّسآء: 66) نہیں، تیرے ربّ کی قسم وہ کبھی ایمان نہیں لاسکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنالیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے پھر تُو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے بارے میں نہیں ہے گو پہلے مخاطب آپؐ ہی ہیں، اس کے بعد آپ کا نظام ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے امیر کی اطاعت اور نظام کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ خلفاء اور نظام جماعت کی اطاعت بھی ہر ایک مومن پر جو بیعت میں شامل ہے، ماننے والا ہے، حقیقی مومن ہے، اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ اور اطاعت اور فیصلوں کی پابندی صرف نہیں کرنی بلکہ خوشی سے ان کو ماننا ہے۔سزا کے ڈر سے نہیں ماننا بلکہ اطاعت کے جذبے سے اور یہی چیز ہے جو مسلمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہو گی۔

پس ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھگڑوں کی صورت میں، (جو ذاتی جھگڑے ہوتے ہیں)، اپنے دماغ میں سوچے ہوئے فیصلوں کو اہمیت نہ دیا کریں بلکہ نظام کی طرف سے جو فیصلہ ہو جائے، قضا کی طرف سے ہوجائے جو کئی مرحلوں میں سے گزرنے کے بعد ہوتا ہے اسے اہمیت دیں۔ پھر بعض وقت خلیفۂ وقت کی طرف سے بھی انہی فیصلوں پر صاد ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ زور ہوتا ہے کہ نہیں، فیصلہ غلط ہوا ہے۔ ٹھیک ہے، فیصلہ غلط ہوسکتا ہے لیکن فیصلہ کرنے والے کی نیت پر شبہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پھر فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر مسلسل اس کے خلاف باتیں کرنا اور پھر یہ کہنا کہ اب مجھے دنیاوی عدالتوں میں بھی جانے کی اجازت دی جائے تو یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔مومن وہی ہیں جو خوشی سے اس فیصلے کو تسلیم کرلیں۔ اگر کسی نے اپنی لفاظی کی وجہ سے یا دلائل کی وجہ سے اپنے حق میں فیصلہ کروالیا ہے یا غلط ریکارڈ کی وجہ سے فیصلہ کروالیا ہے اور دوسرا فریق اپنی کم علمی کی وجہ سے یا ریکارڈ میں کمی کی وجہ سے اپنے حق سے محروم بھی ہوگیا ہے تو پھر اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ غلط فیصلہ کروانے والا آگ کا گولہ لیتا ہے یا اپنے پیٹ میں بھرتا ہے تو پھر وہ اس کا اور خدا کا معاملہ ہوگیا۔ (صحیح بخاری کتاب الشہادات باب من اقام البینۃ بعد الیمین حدیث نمبر 2680)

مومنین کی شان یہ ہے کہ فتنے سے بچیں۔ نظام کے خلاف باتیں کرکے، بول کر اپنے حق سے محروم کئے جانے والا شخص اگر اپنے زُعم میں، اپنے خیال میں اپنے آپ کو صحیح بھی سمجھ رہا ہے تو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھی ایمان سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔بعض دفعہ یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے۔ پس مومن کی ایک بہت بڑی خصوصیت اطاعت ہے۔ امن قائم کرنے کے لئے تھوڑا سا نقصان بھی برداشت کرنا ہو تو کرلینا چاہئے اور اطاعت کو ہر چیز پر حاوی کرنا چاہئے اور اس کو ہر چیز پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا اور اس پر توکّل کرنا ایسی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے اور پھر ایسے ذرائع سے مدد فرماتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ مومنین کی یہ خصوصیت بیان فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یُؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا بقیہ صفحہ 7 پر

حادثہ اندر ہی اندر ہوگیا

حادثہ اندر ہی اندر ہو گیا
وہ ہنسا اور ہنس کے پتھر ہو گیا

بولنا بھی تھا بہت مشکل مگر
اب تو چپ رہنا بھی دوبھر ہو گیا

ریزہ ریزہ ہو گئی تصویر بھی
آئینہ ناراض مل کر ہو گیا

ہم ہوئے بدنام اگر اس کے لیے
تذکرہ اس کا بھی گھر گھر ہو گیا

شہر کی دیوار تو تھی ہی خلاف
سایہ بھی اب حملہ آور ہو گیا

دل پگھل کر بہہ گئے فرقت کی شب
آنکھ کا صحرا سمندر ہو گیا

اس قدر اس نے ستایا خلق کو
سب کو اس کا نام ازبر ہو گیا

دن چڑھے بیمار کو نیند آ گئی
زندگی کا مرحلہ سر ہو گیا

کس لئے حیران ہیں دشمن مرے
معجزہ تھا بارِ دیگر ہو گیا

اب بھی حیرت ہے کہ دِل کا مرحلہ
اس قدر آسان کیونکر ہو گیا

جب سے مظہرؔ کی زباں بندی ہوئی
وہ غزل کہنے کا خوگر ہو گیا

چوہدری محمد علی مظہرؔ عارفی

(اشکوں کے چراغ ایڈیشن سوم صفحہ 594-595)

اداریہ

آنحضور ﷺ کی بچوں کو نصائح

حاصل مطالعہ (قسط اول)

ربیع الاول کے مبارک مہینہ کی مناسبت سے خاکسار سیرت رسول ﷺ پر کتب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ مجھے لجنہ اماء اللہ کراچی کی شائع کردہ کتاب ’’حضرت رسول کریم ﷺ اور بچے‘‘ بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ اس میں پھول جیسے بچوں سے آنحضور ﷺ کا پیار بھرا سلوک، بچوں کو پیار بھری نصائح اور بچوں کی انمول تعلیم و تربیت کے لئے ان سے متعلق نصائح سے بھرپور اقوال شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزاء دے مکرمہ امتہ الہادی زوجہ مکرم محمد رشید الدین کو جنہوں نے اپنی بساط کے مطابق بچوں کے حوالہ سے اچھا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔

الفضل پیارے بچوں کا بھی اخبار ہے اور بچے اِسے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اس لئے آج اسی کتاب سے آنمحترمہ کی پیشگی اجازت و شکریہ کے ساتھ وہ نصائح شامل کی جارہی ہیں جو حضور ﷺ نے گاہے بگاہے بچوں کو فرمائیں۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بازار اور گلیوں میں پھرتے بچوں کو سلام میں پہل کرتے، ان سے پاکیزہ مزاح بھی فرماتے اور ساتھ ساتھ اچھی باتیں بھی بتاتے۔ (فضائل نبویؐ)

ایک دفعہ مدینہ کے کچھ بچے ایک درخت کی اوٹ میں چھپ گئے تا وہ اچانک اپنے آقا کو سلام کہہ کر پہل کریں۔ جونہی آنحضور ﷺ تشریف لائے، آپؐ بھانپ گئے اور بلند آواز سے ’’السلام علیکم‘‘ کہہ کر پہل کی۔ ایک دفعہ حضرت انسؓ کو نصیحت فرمائی کہ اے بچے! گھر میں جاؤ تو پہلے سلام کہا کرو۔ یہ تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہے۔ (مشکوٰۃ)

آپؐ بچوں کے آرام و سکون کا بھی خیال فرماتے۔ جب نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو مختصر کرتے اور فرماتے یہ بچے پر رحم ہے اور اس کی ماں پر بھی۔

اگر آپؐ کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہوتی تو وہ بچوں میں تقسیم کر دیتے۔ آپؐ بچوں کو دسترخوان پر شریک کرتے۔ کھانے کے دوران سمجھاتے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر کھانا شروع کریں۔ دائیں ہاتھ سے کھائیں اور اپنے سامنے سے آہستہ آہستہ کھائیں۔

بچوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے کے اختتام پر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ بلند آواز سے کہتے تا بچے بھی شکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔

آپؐ اپنے نوکروں سے کبھی سختی سے پیش نہ آتے۔ نہ ان کو جھڑکتے اور نہ مارتے۔

ایک بدّو سردار نے جب آنحضور ﷺ کو اپنے نواسوں کو چومتے دیکھا تو اس نے کہا کہ میرے 10 بچے ہیں میں نے تو کبھی بھی کسی ایک کا منہ نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔

نیز فرمایا:

اَکۡثِرُوۡا قُبۡلَۃَ اَوۡلَادِکُمۡ فَاِنَّ لَکُمۡ بِکُلِّ قُبۡلَۃٍ دَرَجَۃٌ فِی الۡجَنَّۃِ

(بخاری)

کہ اے لوگو! بچوں کو چوما کرو۔ ان کو چومنے کے بدلے تم کو جنت میں ایک درجہ ملے گا۔

پھر فرمایا:

جو بچوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک نہیں کرتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

ایک موقعہ پر آپؐ نے بچوں کو جنت کی خوشبو بھی قرار دیا۔ (ترمذی)

آپؐ اپنے نواسوں کو مسجد میں لے جاتے اور ان کو مسجد کے آداب بھی بتاتے۔

آپؐ نے اپنے نواسوں کے متعلق ایک دفعہ فرمایا کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے ان سے محبت کا سلوک فرما۔ بلکہ بخاری کی ایک روایت میں ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت حسنؓ کو حضورؐ اپنی ران پر بٹھالیتے اور فرماتے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے پیار کرتا ہوں تو ان سے محبت کر۔ (بخاری)

ایک دفعہ ایک عورت نے اپنے بیمار بچے کے ساتھ حضورؐ کے دربار میں حاضر ہوکر کہا کہ حضور! یہ بچہ بے شمار بیماریوں میں مبتلا ہے دُعا کریں کہ مرجائے تا اسے تکلیفوں سے نجات ملے۔ ماں سے بڑھ کر شفیق وجود نے فرمایا۔ کیا میں یہ دعا نہ کروں کہ تیرا بچہ تندرست ہوجائے اور بڑا ہو کر جہاد میں شریک ہو اور شہادت کا درجہ پائے؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک دفعہ ایک صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضورؐ! میری جھولی میں پرندوں کے دو بچے اور ان کی ماں ہے۔ میں نے آج پرندوں کے دو بچوں کو پکڑ کر جھولی میں ڈال لیا تو ان کی ماں سر پر منڈلانے لگی۔ جب میں نے جھولی کھولی تو وہ ماں ان بچوں کی محبت میں سیدھی میری جھولی میں آگری۔ میں نے اس کو بھی بند کرلیا۔ آپؐ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو۔ خدا ان بچوں کی ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرنے والا ہے۔ (الادب المفرد)

حضرت انسؓ آپؐ کے خادم تھے۔ جن سے آپؐ بہت شفقت اور محبت کا سلوک فرماتے۔ آپؓ فرمایا کرتے کہ 10 سال تک میں حضورؐ کی خدمت میں رہا۔ حضورؐ نے مجھے کبھی نہ ڈانٹا، نہ میری کسی کوتاہی، غلطی اور کمزوری پر سرزنش کی۔

ایک دفعہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بچپن میں چوٹ لگ گئی۔ آپؐ خود ان کا خون صاف کرتے جاتے اور فرماتے کہ اگر اسامہ بیٹی ہوتی تو میں ضرور اِسے زیور پہناتا (بچیوں سے پیار کا سبق ہے) (مسند احمد)

ایک یہودی لڑکا جو حضورؐ کا خادم تھا ایک دفعہ بیمار ہوا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حال احوال پوچھا (بخاری) اس میں سبق ہے کہ بلا تمیز مذہب، رنگ و نسل عیادت کرنا بھی سنت رسولؐ ہے۔

ایک جنگ میں مشرکین کے چند بچے مارے گئے۔ حضورؐ کو علم ہوا تو آپؐ کو اس کا بہت رنج اور دکھ ہوا اور آپؐ صحابہ سے ناراض بھی ہوئے اور فرمایا خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ ہر جان خدا کی ہی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

یتیم بچے قوم کا نہایت قیمتی خزانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں ان کے ساتھ عزت و تکریم سے پیش آنے اور حسن سلوک روا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے جو خود بھی یتیم تھے فرمایا کہ اَنَا وَکَافِلُ الۡیَتِیۡمِ فِی الۡجَنَّۃِ کَھَاتَیۡنِ (ترمذی)

کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا مسلمان جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ میری دو انگلیاں (آپؐ نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کو ملا کر دکھلایا)

پھر فرمایا کہ جو شخص اپنے کھانے پینے میں یتیم کو شامل کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (مسلم، کتاب الذھد)

پھر فرمایا یتیم کا مال کھانا ہلاکت کا موجب بنتا ہے (النسائی)

حضرت انسؓ (خادم رسولؐ) کو نماز پڑھتے دیکھ کر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ’’نماز میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھا کرو اور اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرو۔‘‘ (مشکوٰۃ)

افلح نامی ایک مسلمان بچہ نماز میں سجدے میں پھونکیں مار رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اے افلح! نماز میں پھونکیں نہ مارا کرو۔ منہ کو مٹی لگتی ہے تو لگنے دو۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہؓ (حضورؐ کے چچازاد بھائی) ایک دفعہ بچپن میں نماز تہجد میں آنحضور ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا۔ (مشکوٰۃ) اور یوں خاموشی کے ساتھ بچوں کو امام کے دائیں ہاتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی ہدایت فرمادی۔

عمرؓ نامی ایک بچہ کھانے کے وقت سالن کے پیالے میں اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہا تھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ بچے! اللہ کا نام لے کر شروع کیا کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھایا کرو۔ (مشکوٰۃ) یہی ہدایت آنحضور ﷺ نے حضرت ابن ابی سلمہؓ کو بھی ان الفاظ میں فرمائی اُدۡنِ یَابُنَیَّ بِسۡمِ اللّٰہِ وَکُلۡ بِیَمِیۡنِکَ وَ کُلۡ مِمَّا یَلِیۡکَ (ترمذی) کہ اے بیٹے! قریب آجاؤ اور اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو اور دائیں ہاتھ سے اپنے آگے سے کھاؤ۔

ایک دفعہ ایک بچہ کھجور کے درخت سے کھجوریں گرانے کے لئے پتھر مار رہا تھا۔ آپؐ نے اسے پکڑ کر فرمایا کہ اے بچے! جو کھجوریں ازخود گر گئی ہوں ان کو بے شک اُٹھالیا کرو مگر پتھر نہ مارا کرو۔

ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے بچپن میں صدقہ کی کھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے حضرت حسنؓ کے منہ سے کھجور کو نکال کر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (مشکوٰۃ)

آنحضور ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ جب حضورؐ کے گھر آتیں تو آپؐ احتراماً اُٹھ کر استقبال کرتے۔ خوش آمدید کہتے اور پیشانی پر بوسہ دیتے (الادب المفرد) اور حضورؐ جب بھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ کو اُن کے گھر جاکر ملتے۔ (مشکوٰۃ)

ایک بار حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ اور حضرت عائشہؓ کے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی جو آپؓ نے اس ماں کو دے دی۔ ماں نے اس کے دو ٹکڑے کرکے آدھی آدھی دونوں بچیوں کو دے دی اور خود نہ کھائی۔ جب حضرت عائشہؓ نے آنحضور ﷺ کو یہ واقعہ سنایا تو آپؐ نے فرمایا:

عائشہ! جو شخص بھی لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ (مشکوٰۃ)

گویا بچیوں (جو کل کی مائیں ہیں) کی احسن تربیت جنت کے حصول کا ضامن بنا دیتی ہے۔

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط دہم)

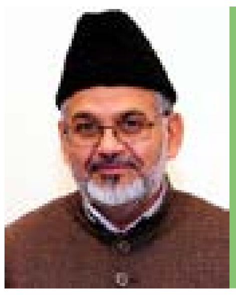

ستمبر 1993ء کی رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ، ردعمل اور اس کے نتائج کے بارے میں خاکسار نے جو لکھا اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں۔

1۔ آسٹن میں ہمارے احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے 5 ممبر ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ انہوں نے عرصہ زیر رپورٹ میں 2 مرتبہ بک سٹال لگایا گیا۔ مختلف قومیتوں کے لوگ بک سٹال پر تشریف لائے جو کہ یونیورسٹی کے طلباء تھے۔ احمدی طالبعلموں میں ہمارے ایک طالبعلم مکرم محمود شبوطی صاحب یمن کے بھی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب طلباء کے ساتھ مراسم بڑھا رہے ہیں اور عربی زبان میں لٹریچر دے رہے ہیں۔ ان کی ہر لحاظ سے یہاں سے مدد کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ

1۔ مکرم محمد نجم عثمانی صاحب (جو کہ مکرم مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کے نواسے ہیں) اٹلانٹا میں گئے وہاں سے بذریعہ خط و کتابت اور فون پر ان سے رابطہ ہوا۔ انہوں نے دو خط بھی لکھے ہیں وہ حضور کے ملاحظہ کے لئے لف ہیں۔ انہوں نے سپینش زبان میں لٹریچر منگوایا تھا جو دو مرتبہ ان کو بھجوایا گیا۔ اٹلانٹا میں بھی اور میکسیکو بھی وہ لٹریچر ساتھ لے کر گئے ہیں۔

2۔ ایک افریقن امریکن فیملی کے ساتھ فون پر رابطہ تھا۔ انہیں مشن آنے کی دعوت دی گئی وہ مشن آئے۔ 2 گھنٹے تک اسلام پر گفتگو ہوئی انہیں اس سے قبل لٹریچر بذریعہ Mail بھجوایا گیا تھا۔ وہ پڑھ رہے ہیں۔ ان کی بیٹی مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ بذریعہ فون اس ساری فیملی کے ساتھ رابطہ ہے ہفتہ میں کم سے کم 3 مرتبہ ضرور بات ہوتی ہے۔

3۔ عابدہ اکمل صاحبہ نے حضور کی ویڈیو کیسٹ دیکھی تو خاکسار کو فون کیا اور بہت تعریف کی۔ ساتھ ہی اپنے مولویوں کو برا بھلا بھی کہا۔

4۔ ایک پاکستانی دوست مکرم سہیل احمد صاحب کو لٹریچر بھجوایا تھا۔ فون پر رابطہ ہے وہ لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔

5۔ 2 نائیجیرین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جمعہ میں آتے ہیں۔ اب انہوں نے چندہ بھی تھوڑا تھوڑا از خود دینا شروع کر دیا ہے۔ مگر ابھی بیعت کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔

6۔ ایک عرب نوجوان فرید عوّاد سے رابطہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ گفتگو ہوئی پھر خاکسار انہیں رسالہ التقویٰ دے کر آیا اور اب فون پر ان سے رابطہ ہے۔

7۔ یہاں کے ایک بڑے اخبار میں انٹرویو شائع ہوا۔ ساتھ ہی اخبار والوں نے مسلمانوں کی ایک خاتون ڈاکٹر ”Salina“ سے بھی ہمارے متعلق انٹرویو لیا۔ خاکسار نے اس خاتون سے رابطہ کیا اور انہیں جماعت کا لٹریچر بھجوایا۔ اس کے بعد فون پر 2-3 مرتبہ بات ہو چکی ہے۔

8۔ ایک افریقن امریکن جو Law کر رہے ہیں سے رابطہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مسجد آئے، گفتگو ہوئی لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ فون پر رابطہ ہے۔

9۔ ایک اور نوجوان Mr. David Slamen سے رابطہ ہوا۔ ان کے والد شام کے ہیں۔ یہ بھی مشن آئے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں لٹریچر لیا اب کہہ رہے تھے کہ جمعہ پر آئیں گے۔

10۔ سیرالیون کے 5 احباب سے رابطہ ہوا۔ ایک تو ان میں امام ہیں ان کے ساتھ فون پر رابطہ ہو چکا ہے۔ ان شاء اللہ اگلے ہفتہ ان کو ملنے بھی جانا ہے۔ اسی طرح ایک اور سیرالیون کے پا ابوبکر ہیں۔ بہت اچھے آدمی ہیں بذریعہ فون بھی ان کو تبلیغ ہو رہی ہے ایک دفعہ خاکسار ان کو مل کر بھی آیا ہے۔

بازنین کے ساتھ رابطہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بازنین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس وقت ایک سو سے اوپر تعداد ہو چکی ہے۔ خاکسار 18 فیملیز کو ان کے اپارٹمنٹس میں خود جا کر مل کر آیا۔ ان کی ضروریات معلوم کیں کئی عورتیں اور مرد تو بیچارے روتے تھے۔ کسی نے کہا آٹا، چینی، خورونوش کا سامان نہیں ہے۔ کسی نے میز کرسیوں کے بارے میں کسی نے کپڑوں کے بارے میں بتایا۔ اسی دن خاکسار نے بازار سے خورونوش کا سامان خرید کر ان کے گھر بھجوایا۔

لوتھرن چرچ میں تقریر

عرصہ زیر رپورٹ میں ہیوسٹن سے باہر ایک شہر الون میں لوتھرن چرچ میں اسلام اور بانی اسلام ﷺ پر تقریر کی۔ 30 حاضری تھی۔ ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ہر ایک کو لٹریچر بھی دیا۔

پریس کے ساتھ رابطہ

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس سے بھی رابطہ رہا۔

1۔ ہیوسٹن کرونیکل جو یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے میں خاکسار کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس کی تعداد اشاعت 5½ لاکھ ہے۔ اس کے ایڈیٹر سے متعدد مرتبہ فون پر رابطہ ہوا ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بارے میں انہیں تجزیہ بھی بھجوایا ہوا ہے۔ تاہم ابھی انہوں نے فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کچھ شائع کریں گے یا نہیں۔

2۔ ہیوسٹن پوسٹ کے ریلیجس ایڈیٹر کو بھی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بارے میں تجزیہ بھجوایا ہے اور فون پر رابطہ ہے۔

3۔ وائس آف ایشیا کو بھی سپریم کورٹ کا تجزیہ بھجوایا تھا جو اس نے سارے کا سارا خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع کر دیا ہے۔

4۔ ہیومن رائٹس کی رپورٹ بھی انہوں نے شائع کی ہے جس میں احمدیوں کے بارے میں ہے۔

5۔ انڈو امریکن نیوز کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ کا تجزیہ دیا تھا۔ اگلی اشاعت میں وہ کچھ دیں گے۔

6۔ اسی اخبار کو حضور کے جرمنی کے جلسہ اور وہاں پر 1600 یورپین بیعتوں کی خبر دی تھی جو اس اخبار نے شائع کی ہے۔ الحمد للہ

7۔ انڈو امریکن نیوز نے بھی Human Rights کی خبر شائع کی ہے جس میں احمدیوں کا ذکر ہے۔

8۔ پاکستان پوسٹ میں بھی سپریم کورٹ کے فیصلہ کا تجزیہ بھجوایا تھا جو انہوں نے شائع کیا ہے ابھی اخبار ملا نہیں ہے ملنے پر ارسال کروں گا۔

9۔ یہاں کے لوکل اخبار لیڈر کے ایڈیٹر کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ اور تجزیہ بھجوایا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہم لوکل خبریں دیتے ہیں نیشنل لیول کی بھی نہیں دیتے یہ تو انٹرنیشنل ہے۔ تاہم انہیں کہا گیا ہے کہ وہ خاکسار کا انٹرویو ہی لے لیں کیونکہ احمدیوں کی ایک کثیر تعداد آپ کی کمیونٹی میں رہتی ہے۔ اس پر وہ مان گئے ہیں کل کو انشاء اللہ انٹرویو ہے۔

10۔ اسی طرح ایک اور اخبار لوکل The Sun کو بھی سپریم کورٹ کا فیصلہ بھجوایا گیا تھا انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ وہ شائع نہیں کر سکتے۔

11۔ ہیوسٹن پوسٹ کے ایڈیٹر کو ایک خط لکھا گیا تھا جو ابھی شائع نہیں ہوا۔

12۔ 2 افریقن امریکن نیوز پیپر سے رابطہ ہوا ہے اسی طرح ایک اور African World (افریقن دنیا) کے اخبار سے بھی رابطہ کیا گیا ہے۔ ان کے ایڈیٹر سے بھی ملاقات کا وقت مل گیا ہے۔

12۔ ہیوسٹن پوسٹ کے ایک کالم نویس کو بھی سپریم کورٹ پر تجزیہ کی کاپی بھجوائی گئی ہے۔

اکتوبر 1993ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کے سلسلہ میں تحریر کیا:

پریس کے ساتھ رابطہ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں پریس کے ساتھ رابطہ رہا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ انڈیا میں زلزلے سے ہلاکت کی وجہ سے یہاں کے انڈین لوگوں نے گاندھی سینٹر ہیوسٹن میں ایک میٹنگ کی۔ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی تھی اس کی رپورٹ وائس آف ایشیا اور انڈو امریکن نیوز نے دی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کی تھی۔ ہمارے ساتھ متعلقہ حصہ کی خبر بھی شائع ہوئی۔

2۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے الیکشن میں حصہ نہ لینے کا پریس ریلیز بنا کر اخبارات کو دیا۔ جو ایک اخبار نے لیٹر ٹو دی ایڈیٹر میں شائع کیا۔

3۔ جرمنی کے جلسہ کی خبر وائس آف ایشیاء نے شائع کی۔

4۔ 3 قسم کے تبلیغی اشتہار شائع ہوئے۔ ایک میں بیعت کی دس شرائط بھی شامل ہیں۔

5۔ خاکسار پورٹ لواکا گیا۔ جاتے ہی وہاں کے اخبار کے دفتر بھی گیا۔ میرا انٹرویو انہوں نے لیا جو شائع ہوا۔

6۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے سلسلہ میں ہدایات کے مطابق کام کیا گیا۔ ایک اخبار کو مکرم ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ دیا گیا تھا جسے خط کی صورت میں خاکسار نے شائع کرایا۔

7۔ ایک لوکل اخبار Leader لیڈر کے ایڈیٹر کو انٹرویو دیا جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہو جائے گا۔

8۔ فجی سن جو سان فرانسسکو کے علاقہ سے شائع ہوتا ہے، میں سپریم

کورٹ کے فیصلہ پر ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ شائع ہوا۔

9۔ واشنگٹن مسجد کی خبر بھی اسی اخبار میں شائع ہوئی تھی۔

10۔ ہیوسٹن کرانیکل، جو سب سے بڑا اخبار ہے، کے ایڈیٹر صاحب کو Opinion Page کے لئے ایم ایم کلارک صاحب کا تجزیہ اور دیگر معلومات فراہم کی گئی تھیں۔متعدد مرتبہ فون پر ان سے رابطہ ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ عنقریب یہ معاملہ بورڈ میں پیش کریں گے۔

11۔ ہیوسٹن پوسٹ میں ہمارے فونڈرز ڈے کا اعلان شائع ہوا۔حضور انور کی خدمت میں مختلف اخبارات کے 10 تراشے پیش ہیں۔

12۔ اِفریکن ورلڈ اخبار کے عملے سے ملاقات کی۔

13۔ بالٹی مورسن کو 2 خط لکھے گئے۔ بالٹی مورسٹی کونسل کے صدر کو شکریہ کا خط لکھا گیا۔

16۔ ٹی وی پر ہمارا اشتہار بھی آیا۔ یہ فونڈرز ڈے کا اشتہار تھا۔

خاکسار نے ایک خط 31مارچ 1994ء کو محترم امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں لکھا جس میں پریس سے رابطہ کے بارہ میں یہ تحریر تھا کہ رمضان المبارک کے بارے میں ایک پریس ریلیز تیار کر کے یہاں کے آٹھ اخبارات کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب اخبارات نے ہماری خبر دی۔

اس کے علاوہ پھر عید الفطر کے موقع پر ٹی وی والوں کو پریس ریلیز بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہیوسٹن کے سب سے بڑے ٹی وی چینل نمبر 13 نے کوریج کی اور مسلسل دو دو دن (14-15 مارچ) کو ہماری عید کی خبر دیتے رہے۔ اسی طرح چینل نمبر 51، جو کہ صرف خبروں کا چینل ہے، نے بھی ہماری عید کی کوریج کی اور خبر شائع کی اور پورا ایک دن مسلسل ہماری عید کی خبر سناتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح عید کی خبر یہاں کے ایک انڈین چینل نمبر 49 نے بھی دی۔ الحمد للہ

ستمبر 1994ء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں جو رپورٹ پریس اور میڈیا کے ساتھ رابطے کی پیش کی، اس میں لکھا:

1۔ اشتہارات اور اخبارات کی خبریں پڑھ کر 4 پاکستانیوں نے رابطہ کیا۔انہیں اردو میں لٹریچر بھجوایا گیا۔ اسی طرح 6 ایفروامریکن نے بھی رابطہ کیا۔ انہیں مشن ہاؤس بلایا گیا۔ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔

2۔ ہیوسٹن، ڈلس، پورٹ لِواکا کے اخبارات نے جلسہ سالانہ انگلستان، ریجنل جلسہ سیرت النبی ﷺ، جو ڈلس میں ہوا تھا، نیز نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ واشنگٹن اور مسجد بیت الرحمٰن (میری لینڈ) کے افتتاح اور جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ کل 29 تراشے ارسال ہیں۔

3۔ ہیوسٹن کے ٹی وی چینل نمبر 49 جو کہ انڈین اور پاکستانیوں کے لئے خبریں دیتے ہیں، کے پروڈیوسر سے خاکسار کے اچھے تعلقات ہیں، انہیں جلسہ سالانہ امریکہ اور مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کا پروگرام دیا گیا تھا۔ جو انہوں نے سیٹلائٹ کے ذریعہ Houston میں Live دیکھا اور Catch کیا اور گزشتہ اتوار کو بہ حساب نیشنل خبروں میں دکھایا۔ الحمد للہ

4۔ ایک ریڈیو نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خبر دی۔

5۔ ٹی وی کے ایک چینل Rainbow Vision (رین بو وژن) نے ایک پروگرام ریکارڈ کیا جو کہ آن ایئر کیا جائے گا۔ اس میں اسلام کے بارے میں معلومات ہیں۔ خاکسار کے ساتھ مکرم منعم نعیم صاحب اور مکرم محمد داؤد منیر صاحب بھی ساتھ تھے۔

خاکسار نے 16نومبر 1994ء کو مکرم امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں جو پریس سے متعلق رپورٹ دی تھی اس میں لکھا کہ رین بو وژن پر 3 پروگرام ریکارڈ کرائے گئے تھے۔ اس کے دو پروگرام TV پر دکھائے جا چکے ہیں اور تیسرا پروگرام اگلے ہفتہ آرہا ہے۔ انشاءاللہ

اسی طرح خاکسار نے اس خط میں یہ بھی اطلاع دی تھی کہ آسٹن میں ریڈیو پروگرام پر اسلام کے بارے میں پروگرام ریکارڈ کرایا جو گزشتہ سوموار کو شام 7 بجے ریڈیو پر نشر ہوا۔

دسمبر 1995ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس اور میڈیا سے رابطہ کیا اور اس کے نتیجہ میں تبلیغ اور لوگوں سے رابطہ کی رپورٹ درج ذیل لکھی:

1۔ ہیوسٹن کے ایک چرچ میں ’’Religion in daily life‘‘ کے عنوان سے تقریر کی۔ اسی موضوع پر چرچ کے پادری نے، جو فلاڈلفیا سے بلایا گیا تھا، تقریر کی۔ بعد میں سوال و جواب ہوئے۔ حاضرین کی تعداد قریباً 50 تھی۔

2۔ مشن ہاؤس میں آسٹن سے ایک تھائی لینڈ کے مسلمان نوجوان تشریف لائے۔ اسی طرح ایک انڈونیشین نوجوان بھی آئے۔ ان کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی اور انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ یہ مکرم ناحیل محمود صاحب آف آسٹن کے زیر تبلیغ ہیں۔

3۔ جماعت کا ایک وفد لبنان کے سفیر سے ایک کانفرنس میں ملا اور انہیں قرآن کریم کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور حضور انور کی کتاب Islam’s Response to Contemporary Issues دی گئی جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ اسی طرح لبنانی کمیونٹی کے صدر اور سیکرٹری کو بھی یہ کتب تحفہ میں دی گئیں۔

4۔ کرسمس کے بارے میں ایک خط لکھ کر مختلف اخبارات کو بھجوایا گیا۔ 6 اخباروں میں یہ خط شائع ہوا۔

5۔ Time میگزین میں بائبل کے بارے میں 10 صفحات کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان تھا: ’’بائبل سچ ہے یا فسانہ‘‘۔ ان کے ایڈیٹر کو بھی اس کا جواب لکھ کر بھجوایا گیا جبکہ یہی خط دیگر اخبارات میں بھی بھجوایا گیا۔

6۔ گزشتہ ماہ نائیجیریا کے سفیر سے بھی ہمارا وفد ملا۔ وہاں پر تقریر کا بھی موقعہ ملا۔ نائیجیرین کمیونٹی کا سمپوزیم تھا۔ انہیں حضور انور کی کتاب تحفۃً دی گئی۔ اگلے دن انہوں نے بھی ہماری طرف اپنا ایک نمائندہ بھجوایا۔

7۔ ہیوسٹن پنچ اخبار نے سفیر کو کتب دیتے ہوئے صدر جماعت ہیوسٹن کے ساتھ اخبار میں ایک فوٹو بھی شائع کی۔

8۔ جیل میں تبلیغ: ہیوسٹن کی دو جیلوں میں ہر سوموار اور بدھ کو خاکسار ایک ایک گھنٹہ کے لئے جاتا ہے۔ مسلمان قیدیوں کے ساتھ میٹنگز ہوتی ہیں۔ انہیں نماز، قرآن اور دینی کے مسائل کے علاوہ احمدیت سے متعارف کرایا جاتا رہا۔ حاضری 8 سے 10 تک رہی۔ یہاں پر سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔

9۔ اسی طرح ٹیکساس سٹیٹ کی مختلف جیلوں سے 12 خطوط موصول ہوئے۔ ان کے جوابات دیئے گئے اور انہیں لٹریچر بھجوایا گیا۔ خطوط کے جواب لکھنے میں نو ہمارے مبائع احمدی مکرم مائیکل مجاہد صاحب مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں جیلوں میں تبلیغ سے 5 افراد احمدی ہوئے۔ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے اور انہیں مزید کتب بھی بھجوائی جارہی ہیں۔ احمدیہ گزٹ بھی انہیں دیا جاتا ہے۔

11۔ ہیوسٹن کی ایک داعیہ الی اللہ سسٹر حلیمہ صاحبہ کے ذریعہ بھی ایک بیعت ہوئی۔ الحمد للہ

12۔ Houston Punch اخبار میں جو نائیجیرین کمیونٹی کا اخبار ہے، جماعت کی طرف سے What is Islam? کا ایک اشتہار بھی شائع کرایا گیا۔

جنوری 1996ء کی رپورٹ میں خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطہ کی درج ذیل رپورٹ دی:

پریس کے ساتھ رابطہ: عرصہ زیر رپورٹ میں رمضان المبارک کی آمد کی وجہ سے پریس ریلیز تیار کر کے 10 اخبارات کو بھجوایا گیا۔ دو اخبارات نے مشن آ کر انٹرویو لیا اور بڑی اچھی طرح کوریج دی۔ الحمد للہ۔ 8 اخبارات نے رمضان کی خبر شائع کی۔ الحمد للہ۔ یہ خبریں پڑھ کر مسلمانوں نے بذریعہ فون رابطہ بھی کیا۔

یہاں کے سب سے بڑے اخبار USA Today کو بھی پریس ریلیز بھجوایا گیا اور اس کے ساتھ مسلسل رابطہ کیا جارہا ہے۔

گزشتہ ماہ Time میگزین کو جو خط لکھا گیا تھا اسے دو مزید اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔

رمضان المبارک کی خبر یہاں ٹی وی پر آئی۔ پہلے دن اور دوسرے دن چینل نمبر 11 اور چینل نمبر 13 جو کہ یہاں کے بڑے ٹی وی سٹیشن ہیں، نے نشر کی۔ ان اخبارات میں 3 اخبارات ہندوستانی اور پاکستانی ہیں۔ جب ان میں خبر آتی ہے تو ہیوسٹن کے مسلمانوں میں ایک کھلبلی مچ جاتی ہے۔ خاکسار نے یہاں کے چار اخبارات کو حضور (رحمہ اللہ) کی جلسہ سالانہ قادیان کی افتتاحی اور اختتامی تقاریر کا خلاصہ لکھ کر حضور کی تصویر کے ساتھ دیا ہے جو انشاء اللہ چند دنوں میں ان اخبارات میں شائع ہو جائے گا۔

فروری 1996ء کی رپورٹ میں پریس اور میڈیا کے بارے میں درج ذیل مساعی کا ذکر کیا گیا:

پریس کے ساتھ رابطہ: جلسہ سالانہ قادیان کی رپورٹ انٹرنیشنل الفضل لندن سے شائع ہوئی تھی۔ اس رپورٹ میں سے حضور انور کے افتتاحی اور اختتامی خطابات کا خلاصہ نکال کر مکرم نفیس الرحمٰن صاحب سے انگریزی میں ترجمہ کرا کر 4 ایشیائی اخبارات کو حضور کی تصویر کے ساتھ دیا۔ الحمد للہ۔ یہ 4 اخبارات میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ عید الفطر کی خبر یہاں کے سب سے بڑے چینل نمبر 13 پر آئی۔ الحمد للہ۔ اس کے علاوہ ایک اخبار ہیوسٹن پنچ میں تبلیغی اشتہار What is Islam? کے عنوان سے شائع کرایا گیا۔ نائیجیرین لوگ اس اخبار کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔ اسی اخبار میں رمضان المبارک اور کرسمس کے بارے میں بھی

ایک خط شائع ہوا۔

ایک انڈین اخبار میں ایک ہندو کا مضمون Semitic Prophet in Kashmir شائع ہوا۔جس میں انہوں نے خاکسار کے ایک مضمون کا حوالہ دیا۔ انہیں بھی اب خط لکھا جا رہا ہے اور اس بارے میں (یعنی حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں) مزید معلومات بھجوائی جارہی ہیں۔

خاکسار نے مئی 1996ء تک ہیوسٹن میں خدمت بجا لانے کی توفیق پائی۔مئی 1996ء کے آخر میں خاکسار کا تبادلہ ہیوسٹن سے امریکہ کے نیشنل ہیڈ کوارٹر سلور سپرنگ میری لینڈ (MARYLAND) مسجد بیت الرحمان میں کر دیا گیا۔ چنانچہ خاکسار مئی کے آخر میں مسجد بیت الرحمان پہنچ گیا۔اس وقت یہاں پر مکرم ظفر احمد سرور صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ خدمت بجا لا رہے تھے، اُن سے چارج لیا۔ اور کام شروع کر دیا۔

ہیڈ کوارٹرز کی مصروفیات اور قسم کی تھیں۔ یہاں پر بھی خاکسار نے پریس کے ساتھ رابطے کی کوشش کی مگر اس میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے تسلسل قائم نہ رکھ سکا۔ یہاں پر زیادہ تر جماعتی تربیت، تبلیغ اور ہیڈ کوارٹر سے متعلقہ امور کی سرانجام دہی کرنا ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی تھی کہ پریس میں مسلمانوں کے خلاف تعصب بھی پایا جاتا تھا اور وہ مسلمانوں کو ایک بے جان چیز خیال کرتے تھے۔ رابطہ کرنے پر بھی وہ کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔

مجھے اپنے فولڈرز میں ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہوئے جو اخبار کی کلپ نظر آئی ہے، وہ 19/ ستمبر 2001ء کی ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے جس کو ''نائن الیون'' 11/9 کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ خاکسار چاہتا ہے کہ نائن الیون کے بارے میں اور اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے جو خدمت کی ہے، اس کا ذکر یہاں تحریر کر دیا جائے کیونکہ اس موقعہ پر مختلف جگہوں پر جب فنکشن اور تقاریب ہوئیں تو پریس اینڈ میڈیا نے کوریج دی ہے۔ خاکسار ان سب کا یہاں پر ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ اور اس کے بعد اخبار میں جہاں جو خبریں آئی ہیں، ان کا ذکر کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

11/ ستمبر 2001ء کا دن امریکہ کی تاریخ میں بڑے دکھ اور غم کے ساتھ طلوع ہوا۔اس دن قریباً صبح کے 9بجکر 15منٹ پر نیویارک کے 2 اہم مقامات'' ورلڈ ٹریڈ سینٹر ''اور ''پینٹا گان'' کو ہوائی جہاز سے ٹکرا کر تباہ کیا گیا جس میں ہزاروں جانیں تلف ہوئیں۔ نیویارک اور واشنگٹن میں قیامت کا سا سماں تھا۔ جیسا کہ بعد کی خبروں میں ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات نے بار بار یہ خبریں نشر کیں کہ اس سانحہ عظیمہ کے پیچھے مسلمانوں کی بعض تنظیموں اور ممالک کا ہاتھ ہے اور اس کے ساتھ ہی پریس اور میڈیا میں اسلام کے بارے میں یہ غلط تأثر پیش کیا جانے لگا کہ اسلام دہشت گردی سکھاتا ہے اور یہ بھی کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور اس طرح اسلام پر پورے زور کے ساتھ حملہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اُس محاذ پر مقابلہ کرتی ہے جہاں اسلام پر حملہ ہو رہا ہو۔ ۔ چنانچہ اس سانحہ کے فوراً بعد ہی جماعت احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے ایک تعزیتی خط امریکہ کے صدر جناب عزت مآب جارج ڈبلیو بش کے نام لکھا جس میں اس بات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا کہ اسلام پُر امن مذہب ہے اور احمدیہ مسلم جماعت دہشت گردی کی کلیۃً مذمت کرتی ہے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہمدردی کرتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہر ممکن مدد اور تعاون بھی کرنے کو تیار ہے۔خصوصاً ہسپتالوں میں جو لوگ زخمی ہی،ں انکی خدمت کرنا چاہتی ہے، نیز خون کے عطیات دینے کی بھی پیشکش کی۔

اس خط کی نقل محترم امیر صاحب کی ہدایت پر سیکرٹری آف سٹیٹ جرنل کولن پال کو بھی FAX کی گئی۔

اس خط کے علاوہ محترم امیر صاحب نے ایک پریس ریلیز بھی فوری جاری کیا جو تمام احمدی جماعتوں کو بذریعہ FAX اور MAIL روانہ کیا گیا اور پریس اور میڈیا میں ہر دو کی نقل ارسال کی گئیں۔

پریس اور ٹی وی نے ملک میں بہت سی جگہوں پر مسلمانوں کے ساتھ رابطہ کیا اور اُن سے اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے جتنے بھی انٹرویوز دیئے یا پریس میں بیانات دیئے وہ بالکل اُن کے عقائد اور خیالات کے برعکس تھے جو آج تک وہ اختیار کئے ہوئے تھے۔

اب مسلمانوں کے علماء اور لیڈر یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا اور یہ کوئی جہاد نہیں ہے۔ نہ ہی اسلام میں ایسا جہاد ہے۔ گویا اب جہاد کی وہی تعریف ہونے لگی جو آج سے سوا سو سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے کی تھی۔ اور جہاد کی اس تعریف پر اُس وقت اور حال کے علماء جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

پریس، اخبارات اور TV نے جماعت احمدیہ کے مختلف مراکز میں بھی رابطہ کیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ جماعت نے اسلام کی صحیح تعلیم اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا اور دہشت گردی کی مذمت کی۔

یہاں ہیڈ کوارٹر میں 3مقامی اخبارات ایک نیشنل اخبار اور ایک اردو اخبار نے کوریج دی۔ ان اخبارات کے 15تراشے مرکز میں ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ 3 لوکل TV چینلوں پر بھی ہمارا انٹرویو نشر ہوا۔ الحمد للہ۔

پریس اور میڈیا میں اسلامی تعلیم کی کوریج کے علاوہ علاقہ کے پادریوں نے، یہودی ربائیوں اور دیگر مذہبی اداروں نے بھی ہم سے رابطہ کیا اور اسلام پر لیکچر دینے کے لئے کہا نیز ملک میں امن کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اس کی بھی مختصر اًرپورٹ پیش ہے۔

1۔11/ ستمبر کے واقعہ کے بعد سب سے پہلے ایک یہودی ربائی Mr. GARY S.FINK نے خاکسار کو فون کیا اور اُن کی عبادت گاہ میں آ کر امن کی دعا میں شامل ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ خاکسار قریباً 15احمدیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔ باقی مذاہب کے نمائندوں نے بھی امن کے لئے دعا کی۔ خاکسار نے امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی۔ قریباً 200افراد کی حاضری تھی۔ خاکسار کی تقریر کو حاضرین نے خوب سراہا۔ بعد میں انفرادی ملاقاتوں میں بھی لوگوں نے اسلامی تعلیم کی تعریف کی۔ Mr.GARY FINK نے بھی اپنے اختتامی ریمارکس میں بار بار خاکسار کی تقریر کے حوالہ سے ریمارکس دیئے۔ خاکسار نے انہیں قرآن کریم کا تحفہ بھی پیش کیا۔

2۔''CHURCH OF THE RESURECTION'' کے پادری نے خاکسار کو اپنے چرچ بلایا۔ خاکسار جماعت کے 8افراد کے ساتھ ان کے چرچ میں گیا۔ امن کے بارے میں اسلامی تعلیم پیش کی گئی۔ لوگوں نے انفرادی طور پر اسلامی تعلیمات سن کر تعریف کی۔ اس موقعہ پر ایک محتاط اندازہ کے مطابق 250 کی حاضری تھی۔ خاکسار نے سب حاضرین کو مسجد بیت الرحمان وزٹ کرنے کی دعوت بھی دی۔

3۔ ROCK VILLE شہر جو کہ مسجد بیت الرحمان سے 30منٹ کی مسافت پر واقع ہے، کی ایک بنگلہ دیشی خاتون محترمہ سیما رضا صاحبہ نے شہر کے درمیان میں واقع ایک پارک میں INTERFAITH PRAYER کا انتظام کیا۔ خاکسار کو بھی دعوت دی گئی۔ یہاں پر مسلمانوں کے علاوہ یہودی، عیسائی اور ایک کثیر تعداد میں لوکل امریکن بھی شامل ہوئے۔

خاکسار نے امریکہ میں مذہبی آزادی کی تعریف کی اور جہاد کے بارے میں اسلامی نظریہ پیش کیا۔ یہ بھی اچھا پروگرام رہا۔ خاکسار کے ساتھ 6احمدی بھی گئے۔

4۔مسجد بیت الرحمان میں دعا کا پروگرام:

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یو ایس اے نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ مسجد بیت الرحمان میں بھی INTERFAITH PRAYER کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار فوری طور پر ہمسایہ چرچوں کے پادری صاحبان اور دیگر مذہبی لیڈروں سے جاکر ملا اور انہیں مسجد بیت الرحمان میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس موقعہ پر بہت سے امریکن ہماری مسجد میں تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم محترم امیر صاحب امریکہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر جماعت میری لینڈ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے تعارفی کلمات کہے۔ بعد ازاں خاکسار نے جملہ حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس سانحہ کی مذمت کی اور اسلام کی امن کی تعلیم پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ سٹیج پر تشریف لا کر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ 15سے زائد مرد و خواتین اور مذہبی لیڈروں نے امن کے لئے دعا بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

محترم امیر صاحب نے آخر میں اسلام کی مذہبی رواداری کے 3اہم واقعات بیان کئے اور اسلامی تعلیم کا حسن پیش کیا۔ اس سے قبل اتنی تعداد میں امریکن ہماری مسجد میں پہلے کبھی نہیں آئے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ قریباً 200سے زائد مرد وزن اور بچے باہر سے تشریف لائے اور پروگرام میں شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب نے یہ پروگرام بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں مقامی پولیس اور ہمسایوں نے بھی بہت اچھا تعاون کیا۔

5۔Mr. DAVID BAKER جو HATE CRIME ڈیپارٹمنٹ کے چیف ہیں، نے خاکسار کو فون کیا کہ مسلم کمیونٹی سینٹر میں منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو تشریف لا رہے ہیں اور پریس کانفرنس بھی کریں گے۔ آپ بھی آئیں۔ خاکسار ایک اور احمدی دوست کے ساتھ وہاں گیا۔ دیگر مذہبی نمائندے بھی تھے اور کونٹی کے اعلیٰ افسران، پولیس کے افسران وغیرہ کی موجودگی میں انہوں نے خاکسار کو بھی بولنے کی دعوت دی۔

خاکسار نے وقت کی مناسبت سے بات کرنے کے بعد اپنی مسجد بیت الرحمان کی بڑی تصویر دکھائی اور بتایا کہ آئندہ میٹنگ کرنی ہو تو ہماری

جگہ بھی حاضر ہے۔ کیونکہ محترم امیر صاحب نے خاکسار کو فرمایا تھا کہ کوشش کریں کہ یہ پریس کانفرنس وہ مسجد بیت الرحمان میں کریں مگر اس کا پروگرام نہ بن سکا۔ اس کے علاوہ اس وقت 10بڑے افسران کی خدمت میں مسجد کا بروشر بھی پیش کیا گیا۔ اس سے کونٹی کے افسران کے ساتھ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مستقل رابطہ ہوگیا ہے۔

اس موقعہ پر مسلمانوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعد میں مسلم کمیونٹی کے صدر جناب صابر رحمان صاحب کو مسجد آنے کی دعوت بھی دی گئی تو وہ مسجد تشریف لائے۔ اثنائے گفتگو میں پتہ چلا کہ وہ ربوہ بھی جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ خاکسار نے انہیں حضور انور کی 2 کتب بھی تحفۃً پیش کیں اور اردو ترجمہ قرآن کریم بھی۔

اس موقعہ کی کوریج کے لئے لوکل اخبار اور لوکل TVوالے بھی موجود تھے۔ شام کی خبروں میں یہ ساری کوریج TV پر آئی۔

اس پریس کانفرنس کے بعد Mr.BAKERاور کونٹی ایگزیکٹو کے 2 بڑے افسران مسجد بھی آئے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے اور بعد میں ان کی سفارش اور تجویز پر کونٹی ایگزیکٹو نے مسجد بیت الرحمان میں INTERFAITH PEACE PRAYER کا خود انتظام کیا۔ الحمد للہ۔

6۔ یونیٹیرین یونیورسل چرچ آف سلور سپرنگ کی Rev. Elizebith Larnerنے خاکسار کو فون کیا۔ اور پھر ملنے آئیں۔ ایک گھنٹہ سے زائد اسلام کے تعارف پر باتیں ہوتی رہیں۔ مسجد دیکھی۔ مسجد میں نمائش دیکھی، جماعت سے متعلق تعارفی لٹریچر لیا۔ جب خاکسار نے حضور کی کتاب Revelation Rationality Knowldge and Truth دکھائی تو لینے کی خواہش کا اظہار کیا کہ میں لے سکتی ہوں اور پڑھ سکتی ہوں؟ چنانچہ انہیں یہ کتاب بھی دی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے خاکسار کو اپنے چرچ میں اسلام کے تعارف پر تقریر کرنے کے لئے بلایا۔ خاکسار 70 احباب کے ساتھ ان کے چرچ میں گیا۔ اسلام کے تعارف پر تقریر سے قبل Rev. Elizebithنے جماعت کا تعارف کرایا۔ اور اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس جو کہ نوع انسان کے ساتھ ہمدردی اور اخلاص کے بارے میں تھا پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ اور پھر بہت عمدہ ماحول میں سوال و جواب ہوئے۔ الحمد للہ۔ قریباً 120افراد چرچ والوں کے تھے۔

7۔ واشنگٹن میں ایک چرچ ST.STEPHEN CHURCH والوں نے بلایا۔ یہاں پر ANTI WAR ORGANIZATION کی میٹنگ تھی۔ 60، 70 کے قریب لوگ تھے۔ ہمارے ساتھ بھی 4 احمدی تھے۔ ہمارا تعارف ہوا اور پھر اسلام نے امن کے بارے میں جو تعلیم دی ہے اس کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ ایک شامی عرب خاتون جو کہ ریڈیو چلاتی ہیں نیو یارک میں اس نے تفصیلی انٹرویو لیا اور اسے نشر بھی کیا۔

8۔ COLESVILLE PROSBYTERIAN CHURCHنے بھی ’’امن کی دعا‘‘ کے لئے چرچ میں بلایا۔ خاکسار 2 دوستوں کے ساتھ گیا۔ خاکسار نے تقریر کی اور اسلام میں دعا کی قبولیت کا مسئلہ بھی واضح کیا۔ کہ تعصب سے پاک ہو کر دعا کی جائے تو اللہ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ اس بات کو حاضرین نے بہت پسند کیا۔ خاکسار نے تقریر میں دعا کے لئے سورۃ فاتحہ اور رَبَّنَا اٰتِنَا والی دعائیں پڑھ کر انگریزی میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ قریباً 45 لوگ شامل ہوئے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اَلَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِّرُوۡا بِہَا خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّہِمۡ وَ ہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ (السجدۃ: 16) یقیناً ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن آیات کے ذریعہ سے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

پس جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی آیات ایک مومن کو خوف میں بڑھاتی ہیں اور اس کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ پس خوف اور ایمان میں بڑھتے ہوئے اور اس دلی خواہش کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے والے بنیں، مومنین تسبیح کرتے ہیں، حمد کرتے ہیں، عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حوالے سے جو بات کی جائے تو پھر اطاعت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ایمان میں بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان خصوصیات کا حامل بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات و صدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجالاوے اور ہر ایک کارِ خیر کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو اور کسی تصنع و نمائش و ریاء کو اس میں دخل نہ ہو۔ یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے۔ الغرض ہر ایک فعل اس کا اور ہر حرکت اور سکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا اسے دشمنی کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے کہ مَیں کسی بات میں اس قدر تردّد نہیں کرتا جس قدر کہ اس کی موت میں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن میں ہمیشہ فرق رکھ دیا جاتا ہے۔ غلام کو چاہئے کہ ہر وقت رضائے الٰہی کو ماننے اور ہر ایک رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں دریغ نہ کرے۔ کون ہے جو عبودیت سے انکار کر کے خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 344-343۔ ایڈیشن 1988ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا اور مضبوط رشتہ قائم کرتے ہوئے ان تمام خصوصیات کو اپنانے والے بنیں جو ایک سچے مومن کے لئے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہمیں اپنے فضلوں کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔

(خطبہ جمعہ 13/ جولائی 2007ء)

(مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ 27جولائی تا9اگست 2007ء ص15تا18)

☆...☆...☆

آج کی دعا

رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَ اشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّ لَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿۵﴾ وَ اِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَ کَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَہَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ﴿۶﴾ یَّرِثُنِیۡ وَ یَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ٭ۖ وَ اجۡعَلۡہُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿۷﴾

(سورۃ یوسف آیت نمبر 5تا7)

ترجمہ: کہا اے میرے ربّ! یقیناً میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا ہے۔ پھر بھی میرے ربّ! میں تجھ سے دعا مانگتے ہوئے کبھی بدنصیب نہیں ہوا۔ اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی جناب سے ایک وارث عطا کر۔ جو میرا ورثہ بھی پائے اور آل یعقوب کا ورثہ بھی پائے اور اے میرے ربّ! اسے بہت پسندیدہ بنا۔

یہ حضرت زکریاؑ کی اپنی آخری عمر میں صالح اولاد طلب کرنے کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انتہائی عاجزی اور درد و تضرع سے کی گئی اس دعا کو قبولیت بخشی اور آپؑ کو عظیم بیٹے حضرت یحییٰؑ سے نوازا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے۔۔۔ کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریاؑ کی طرح اولاد دے دے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 579)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مرسلہ: عامر محمود ملک ۔ شیفیلڈ

اسموگ اور لندن

گذشتہ چند سالوں سے انڈیا اور پاکستان میں موسم سرما شروع ہوتے ہی دھند اور اسموگ کا خوف ستانے لگتا ہے ۔ ہر سال اس کا دائرہ ، کثافت اور نقصان بڑھتا چلا جا رہا ہے ۔ کچھ دہائیاں پہلے تک اس کا کوئی تصور بھی ہمارے ملک میں نہ تھا۔ لیکن اب یہ ہر سال کچھ عرصہ کے لئے کاروبار زندگی معطل کر دیتا ہے اور عوام خاص طور پر بچوں کی صحت پر انتہائی منفی اثرات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

یہ اصطلاح اسموک اور فوگ کے الفاظ سے ماخوذ ہے ، یہ اصطلاح شاید پہلی بارسن 1905 میں استعمال ہوئی لیکن 1909 میں موسم خزاں کے دوران گلاسگو اور ایڈنبرا میں اسموگ کی وجہ سے ہونے والی ایک ہزار سے زیادہ اموات کے بارے میں پیش کردہ ایک رپورٹ کے بعد یہ اصطلاح زیادہ مقبول ہوئی۔

اسموگ کی کم از کم دو مختلف اقسام کو تسلیم کیا گیا ہے

گندھک کا اسموگ ، ہوا میں سلفر آکسائڈ کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ سلفر والے فوسل ایندھن، خاص طور پر کوئلے کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے اس طرح کا اسموگ نمی اور ہوا میں معلق ذرات کے درجہ حرارت کی کمی بیشی کی وجہ سے بڑھتا ہے

فوٹو کیمیکل اسموگ یہ ان شہری علاقوں میں سب سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے جہاں بڑی تعداد میں گاڑیاں موجود ہوں۔ اس قسم کا دھواں گاڑیوں اور دیگر ذرائع سے خارج ہونے والے نائٹروجن آکسائڈز اور ہائیڈرو کاربن کی فضا میں موجودگی میں شروع ہوتا ہے، جو اس کے بعد سورج کی روشنی میں فوٹو کیمیکل ردعمل سے گزرتا ہے ۔ انتہائی زہریلی گیس اوزون اور سورج کی روشنی میں موجود الٹرا وائلٹ شعاعیں ہائیڈرو کاربن کے ساتھ نائٹروجن آکسائڈ کا ردعمل پیدا کرتی ہیں، نتیجہ میں اسموگ کی ہلکی بھوری رنگت کی تہہ وجود میں آتی ہے جو موسم سرد ہونے پر زیریں فضا میں موجود رہتی ہے اور آنکھوں میں جلن اور سانس کی تکلیف کا باعث بنتی ہے۔

برصغیر میں دونوں قسم کا سموگ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ صنعتی اور گھریلو ضروریات کی خاطر بجلی پیدا کرنے کے لئے تھرمل بجلی گھروں پر انحصار ہے جن میں سے انڈیا میں اکثریت میں کوئلہ بطور ایندھن استعمال ہوتا ہے۔سردیوں کے آتے ہی سرحد کے آر پار کھیتوں میں چاول کی مڈھی جلائی جاتی ہے جس سے پیدا ہونے والے کاربن کے ذرات، فوٹو کیمیکل اور گندھک کا یہ مکسچر کم درجہ حرارت میں فضا میں ایک دبیز زہریلی تہہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ تہہ تب تک فضا میں موجود رہتی ہے جب تک بارش نہ ہو ۔ بارش ہونے پر تیزابی بارش کی شکل میں یہ زہریلا کیمکل ہمارے ندی نالوں ، جھیلوں اور دریاوں میں شامل ہو رہا ہے اور ہمارے ماحول اور حیاتیات کی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف برصغیر ہی اس مسئلہ سے نبرد آزما ہے تو جواب نہیں میں ہے۔ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے جس سے سب سے زیادہ ترقی پذیر ممالک متاثر ہو رہے ہیں۔ یورپی اقوام اس دور سے گذر چکی ہیں اور اس کا حل بھی نکال چکی ہیں

آج سے تقریباً 200 سال پہلے یورپ اور برطانیہ کی فضا آلودہ ہونی شروع ہو چکی تھی اور اٹھارویں صدی کے وسط میں موسم سرما میں لندن میں دھند عام تھی یہاں تک کہ انیسویں صدی میں یہ اس قدر زیادہ ہو چکی تھی کہ لندن کی شناخت ہی اس کی دھند آلودہ فضا سے کی جاتی تھی۔ 1940 اور 1950 کی دہائیوں میں صنعتوں کی تیز ترقی کی وجہ سے فضا اس قدر کثیف ہو چکی تھی کہ سانس لینا مشکل ہوتا تھا۔ اس کا ذکر بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد لندن نے بھی اپنی یاد داشتوں میں کیا ہے کہ ایک دفعہ بازار سے مشن ہاوس واپس آتے ہوئے دن میں اچانک اتنی گہری دھند چھا گئی کہ راستہ کی پہچان ہی ختم ہو گئی اور کسی شخص کا ہاتھ پکڑ کر گھر تک پہنچ سکے۔ پھر 1952 میں وہ واقعہ ہوا جسے تاریخ میں گریٹ اسموگ آف لندن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس نے پالیسی بنانے والوں کو اس مسئلہ کا مستقل حل ڈھونڈنے پر مجبور کر دیا۔

گریٹ اسموگ آف لندن

گریٹ اسموگ آف لندن یا 1952 کی زبردست دھند ، ہوا کی آلودگی کا ایک ایسا شدید واقعہ تھا جس نے دسمبر 1952 کے اوائل میں برطانوی دارالحکومت لندن کو متاثر کیا تھا۔سردی کے ایک وقفے نے ، ایک طوفان اور ہوا سے چلنے والی صورتحال کے ساتھ فضا میں موجود آلودگی کو جمع کیا جو کوئلے کے استعمال کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اور شہر میں دھواں کی ایک موٹی پرت بن گئی۔ یہ جمعہ 5 دسمبر سے منگل 9 دسمبر 1952 تک جاری رہا، اور حتیٰ کہ موسم بدلا تو یہ منتشر ہوا۔

اس اسموگ نے دیکھنے کی صلاحیت کو اتنا کم کر دیا کی ڈرائیونگ تقریباً ناممکن ہو گئی۔ لندن انڈر گراونڈ کے علاوہ تمام پبلک ٹرانسپورٹ رک گئی حتیٰ کے ایمبولینس سروس بھی روکنا پڑی۔ دھواں ملی دھند عمارتوں کے اندر بھی داخل ہو گئی یہاں تک کہ سینما گھروں میں فلمی نمائش اور کنسرٹ وغیرہ بھی بصری صلاحیت میں کمی کی وجہ سے منسوخ کرنے پڑے۔سرکاری طبی رپورٹوں کے مطابق، 8 دسمبر تک سموگ کے براہ راست نتیجے میں 4،000 افراد کی موت ہو چکی تھی اور 100،000 مزید افراد سانس کی نالی پر اسموگ کے اثرات سے بیمار ہو گئے تھے حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بعد کے دنوں میں کل اموات کی کل تعداد تقریباً 12000 زیادہ تھی۔ بہت سے راہگیر راستوں میں گرنے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔ کچھ لوگ گاڑیوں کے ساتھ حادثات کا شکار بھی ہوئے۔ گریٹ اسموگ کو برطانیہ کی تاریخ کا بدترین ہوائی آلودگی کا واقعہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ پہلا واقعہ تھا جس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی کے مہلک اثرات سامنے آئے اور دنیا کو اس مسئلہ کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں ماحولیاتی تحقیق، حکومت کے ضوابط ، ہوا کے معیار اور صحت کے مابین تعلقات کے بارے میں عوامی شعور پر اس کے اثرات کے لحاظ سے متعدد تبدیلیاں آئیں ۔

آلودگی کے ذرائع

بعد میں ہونے والی تحقیقات نے ثابت کیا کہ لندن اور اس کے مضافات میں موجود کوئلہ سے چلنے والے بجلی گھر اس آلودگی کی بنیادی وجہ تھے۔ اس کے علاوہ خاص طور پر بھاپ کے انجن اور ڈیزل سے چلنے والی بسیں جنہوں نے حال ہی میں ترک کر دیئے گئے برقی ٹرام نظام کی جگہ لے لی تھی۔ اس کے علاوہ گھروں کو گرم کرنے کے لئے کوئلہ کا استعمال کیا جاتا تھا اور جنگ عظیم دوم کے بعد مارکیٹ میں عوام کے لئے دستیاب کوئلہ بہت ہی گھٹیا کوالٹی کا تھا جس میں سلفر کی بہت زیادہ مقدار تھی جبکہ بہتر کوالٹی کا کوئلہ صرف صنعتی استعمال کے لئے مہیا کیا جاتا تھا۔

لندن میں ماحولیاتی اثرات

ہلاکتوں کی تعداد نے جدید ماحولیات کے تحفظ کو ایک اہم محرک بنا دیا ، اور اس سے فضائی آلودگی پر ازسرنو غور و فکر ہوا ، کیونکہ اسموگ نے اپنی مہلک صلاحیت کا مظاہرہ کیا تھا۔صنعت میں گندے ایندھن کے استعمال اور سیاہ دھواں پر پابندی عائد کرتے ہوئے نئے ضوابط نافذ کیے گئے تھے۔ اس کے بعد سے ماحولیاتی قانون سازی ، جیسے سٹی آف لندن ایکٹ 1954 اور 1956 کے کلین ایئر ایکٹ کے نتیجے میں ہوا کی آلودگی میں کمی واقع ہونا شروع ہوئی۔ عوام کو آمادہ کیا گیا کہ وہ کوئلہ کا استعمال چھوڑ کر سنٹرل ہیٹنگ سسٹم پر منتقل ہوں اور اس کے لئے مالی معاونت کی سکیمیں بھی شروع کی گئیں۔ تمام صنعتیں اور بجلی گھر تدریجاً شہری آبادی سے دور منتقل کئے گئے اور نئی صنعتوں کے قیام کے لئے مخصوص علاقے مختص کئے گئے۔ ان تمام اقدامات نے ماحول میں مثبت تبدیلیاں مرتب کیں۔

آج جب ہم لندن کو دیکھتے ہیں تو باوجود اتنی گنجان آبادی اور ٹریفک کے، آلودگی میں جنوبی ایشائی ممالک کے مقابلہ میں سینکڑوں درجے بہتر نظر آتا ہے حالانکہ کچھ دیگر یورپی شہروں کی نسبت ابھی بہت کام باقی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ماحولیاتی قوانین اور ضابطوں پر نظر ثانی ہوتی ہے۔ اندرون شہر ڈیزل گاڑیوں کے استعمال پر اضافہ ٹیکس ہے اور اس کا دائرہ کار تدریجاً بڑھایا جا رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے آیندہ آنے والے کچھ سالوں میں لندن شہر میں ڈیزل سے چلنے والی گاڑیوں پر مکمل پابندی لگادی جائے گی۔

18 نومبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	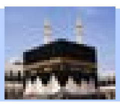	05:14	17:38
مدینہ منورہ	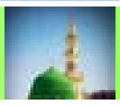	05:18	17:34
قادیان	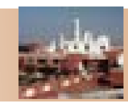	05:35	17:27
ربوہ		05:15	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:56	16:10